روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 29 ستمبر 2011ء .... 1432 ہجری 29 تبوک 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 223

اللّٰہ جانتا ہے

پوچھ کہ کیا تم اللہ کو اپنا دین سکھاتے ہو؟ جبکہ اللہ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

(سورۃ الحجرات:17)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بعض الہامات لکھنے کے بعد فرماتے ہیں۔ ترجمہ مع شرح اور تم سست مت ہو اور غم مت کرو۔ کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔ یعنی اگر تمام لوگ دشمن ہو جائیں تو خدا اپنی طرف سے نصرت کرے گا اور پھر فرمایا کہ کیا تو جانتا نہیں کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ پس وہ قادر ہے کہ ایک تنہا گمنام کو اس قدر ترقی دے کہ لاکھوں انسان اس کے محبّ اور ارادتمند ہو جائیں۔ یہ وہ پیشگوئی ہے جو پچیس ۲۵ برس کے بعد اس زمانہ میں پوری ہوئی اور پھر فرمایا کہ ان لوگوں نے تجھے ایک ہنسی کی جگہ سمجھ رکھا ہے۔ وہ طنزاً کہتے ہیں کہ کیا یہی وہ شخص ہے جس کو خدا نے ہم میں دعوت کے لئے کھڑا کیا ان کو کہہ دے کہ میں تو تمہاری طرح صرف ایک بشر ہوں مجھے یہ وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے اور ہر ایک نیکی اور بھلائی قرآن میں ہے ان کو کہہ دے کہ تمہارے خیالات کیا چیز ہیں۔ ہدایت وہی ہے جو خدائے تعالیٰ براہ راست آپ دیتا ہے ورنہ انسان اپنے غلط اجتہادات سے کتاب اللہ کے معنے بگاڑ دیتا ہے اور کچھ کا کچھ سمجھ لیتا ہے۔ وہ خدا ہی ہے جو غلطی نہیں کھاتا۔ لہٰذا ہدایت اسی کی ہدایت ہے۔ انسانوں کے اپنے خیالی معنے بھروسے کے لائق نہیں ہیں اور پھر فرمایا کہ یہ دعا کر کہ اے خدا میں مغلوب ہوں وہ بہت ہیں اور میں اکیلا ہوں وہ ایک گروہ ہے تو میری طرف سے مقابلہ کے لئے آپ کھڑا ہو جا۔ اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ یہ آئندہ زمانہ کی ابتلاؤں کی نسبت ایک پیشگوئی ہے کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جو مخالفت کا بہت شور اٹھے گا اور وہ گمنامی اور تنہائی کا زمانہ ہوگا اور مخالفت پر ایک مخلوق ٹُل جائے گی اور ظاہری تزلزل دیکھ کر بشریت کے مقتضا سے خیال آئے گا کہ خدا نے اپنی نصرت کو چھوڑ دیا۔ پس خدائے تعالیٰ اس آئندہ زمانہ کو یاد دلاتا ہے کہ اس وقت خدا دعاؤں کو قبول کرے گا اور وہ حالت نہیں رہے گی اور دلوں کو اس طرف رجوع پیدا ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بہت فتنہ کے بعد جو کافر ٹھہرانے کے فتویٰ سے اٹھا تھا آخر دل اس طرف متوجہ ہو گئے۔ پھر فرماتا ہے کہ اے عبدالقادر! میں تیرے ساتھ ہوں۔ میں نے تیرے لئے اپنی رحمت اور قدرت کا درخت لگایا اور میں تجھ کو ہر ایک غم سے نجات دوں گا۔ مگر اس سے پہلے کئی فتنے تیری راہ میں برپا کروں گا تا تجھے خوب جانچا جائے اور تا فتنوں کے وقتوں میں تیری استقامت ظاہر ہو۔ میں تیرا لازمی چارہ ہوں اور میں تیرے دردوں کا علاج ہوں اور میں ہی ہوں جس نے تجھے زندہ کیا۔ میں نے اپنی طرف سے تجھ میں صدق کی روح پھونک دی اور اپنی طرف سے میں نے تجھ پر محبت ڈال دی۔ یعنی تجھ میں ایک ایسی خاصیت رکھ دی کہ ہر ایک جو سعید ہوگا وہ تجھ سے محبت کرے گا اور تیری طرف کھینچا جائے گا۔ میں نے ایسا کیا تا کہ تُو میری آنکھوں کے سامنے پرورش پاوے اور میرے روبرو تیرا نشوونما ہو۔ تو اس بیج کی طرح ہے جو زمین میں بویا گیا اور وہ ایک چھوٹا سا دانہ تھا جو خاک میں پوشیدہ تھا۔ پھر اس کا سبزہ نکلا اور روز بروز وہ بڑھتا گیا یہاں تک کہ وہ بہت موٹا ہو گیا اور اس کی ٹہنیاں پھیل گئیں اور وہ ایک پورا درخت ہو کر تنا اس کا اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا۔ یہ آئندہ زمانہ کی ترقی کے لئے ایک پیشگوئی ہے اور اس میں بتلایا ہے کہ اس وقت تو تُو ایک دانہ کی طرح ہے جو زمین میں بویا گیا اور خاک میں چھپ گیا۔ لیکن آئندہ یہ مقدر ہے کہ اس دانہ کا سبزہ نکلے اور وہ بڑھتا جائے گا یہاں تک کہ ایک بڑا درخت بن جائے گا اور موٹا ہو جائے گا اور اپنے پاؤں پر قائم ہو جائے گا جس کو کوئی آندھی نقصان پہنچا نہیں سکے گی یہ پیشگوئی اس زمانہ سے پچیس ۲۵ برس پہلے دنیا میں شائع ہو چکی ہے اور پھر فرمایا کہ خدا تجھے ایک بڑی اور کھلی کھلی فتح دے گا تا کہ وہ تیرے پہلے گناہ بخشے اور پچھلے گناہ بھی۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم۔ روحانی خزائن جلد21 ص87)

نصاب ششماہی سوئم واقفین نو

سترہ سال سے زائد عمر واقفین نو کیلئے ششماہی سوئم کا نصاب درج ذیل ہے۔

قرآن کریم: پارہ 18 نصف اول معہ ترجمہ
ترجمہ از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

مطالعہ تفسیر: سورۃ الکہف کی تفسیر از تفسیر صغیر

حفظ قرآن کریم: سورۃ الدھر معہ ترجمہ زبانی یاد کرنا

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود: ضرورۃ الامام

تاریخ احمدیت: دینی معلومات
شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

علمی مسائل: صداقت حضرت مسیح موعود

متعلقہ کتب وکالت وقف نو میں دستیاب ہیں۔ واقفین نو اس کی تیاری کریں۔ سیکرٹریان وقف نو مربیان/معلمین کرام واقفین نو کی رہنمائی فرمائیں۔ ماہ دسمبر 2011ء میں امتحان ہوگا۔

(وکیل وقف نو)

ضرورت خواتین اساتذہ

نظارت تعلیم کے زیر اہتمام نصرت جہاں گرلز کالج میں B.A,B.Sc کلاسز کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ یہ کلاسز اسی تعلیمی سال سے شروع ہوں گی۔ یہ کلاسز شام کے اوقات میں ہوں گی۔ ان کلاسز کیلئے مندرجہ ذیل مضامین کو پڑھانے کیلئے خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔ متعلقہ مضامین میں جنہوں نے M.A. M.Sc M.Phil Ph.D تک تعلیم مکمل کی ہو وہ خواتین درخواست دے سکتی ہیں۔ خواہشمند خواتین سے درخواست ہے کہ درخواست فارم مکمل پر کر کے مورخہ 10/اکتوبر 2011ء تک دفتر نظارت تعلیم میں جمع کروا دیں۔ درخواست فارم دفتر نظارت تعلیم سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ تجربہ رکھنے والی خواتین، واقفین زندگی اور واقفین نو کو ترجیح دی جائے گی۔

English. Islamic Studies, Pakistan Studies, Psychology, Physics, Chemisrty, Math, Botany, Zoology, Statistics, Economics, Arabic, Geography

(نظارت تعلیم)

مکرم منیر احمد منور صاحب

جماعت احمدیہ آسٹریا کا چھٹا جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریا کا چھٹا جلسہ سالانہ اتوار 29 رمئی 2011ء کو منعقد کیا گیا۔

جلسہ میں شمولیت کے لئے ویانا سے باہر کے بعض احباب جمعہ کے دن ہی مشن ہاؤس پہنچ گئے تھے۔ جلسہ کی تیاریاں قریباً ایک ماہ سے جاری تھیں۔لیکن جلسہ سے دو روز قبل جمعہ کے روز مشن ہاؤس کی صفائی اور تزئین اور جملہ مواصلاتی سسٹم کی تنصیب کیلئے ایک بڑا وقارعمل کیا گیا۔بیت الذکر میں نیا قالین بچھایا گیا جو رضا کارانہ طور پر دو احباب نے مل کر عطیہ کیا تھا۔

گزشتہ سال نیا مشن ہاؤس کرایہ پر حاصل کرنے کے بعد اس میں یہ پہلا جلسہ منعقد کیا گیا ہے۔اس جگہ جلسہ کے انعقاد کا مقصد اس علاقہ میں بسنے والے مکینوں کو دعوت دے کر ان کے ساتھ تعارف حاصل کرنا اور ان کا اعتماد حاصل کرنا بھی تھا جس میں اللہ کے فضل سے کامیابی ہوئی اور دو صد سے زائد ہمسایوں کو جلسہ کے دعوت ناموں کے ساتھ جماعت کے تعارف پر مبنی فولڈر بھی تقسیم کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کی روایت کے مطابق اتوار 29رمئی 2011ء کو باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن دیا گیا۔دس بجے صبح پرچم کشائی کی تقریب ہوئی مکرم ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس مربی سلسلہ ،انچارج ٹرکش ڈیسک نے لوائے احمدیت لہرایا اور مکرم جہانگیر مرشد عالم صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ آسٹریا نے آسٹریا کا جھنڈا لہرایا۔

تین بجے سہ پہر پر مکرم ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار منیر احمد منور نے پیارے آقا کا بابرکت پیغام احباب جماعت کو پڑھ کر سنایا۔جس کا جرمن ترجمہ مکرم مصور احمد صاحب نے پیش کیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام میں احباب جماعت کو سلام کا تحفہ دینے کے بعد تحریر فرمایا الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ آسٹریا کو اپنا جلسہ سالانہ 29رمئی کو منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔اللہ تعالیٰ جلسہ کے تمام انتظامات میں برکت ڈالے اور جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب و کامران کرے۔اللہ تعالیٰ سب احباب جماعت کو اس جلسہ میں شامل ہونے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔

حضور انور نے اپنے پیغام میں فرمایا کہ یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض وغایت یہ ہے کہ اس میں شامل ہونے والا ہر فرد پاکیزگی اختیار کرے۔کلام الٰہی کی ہدایات پر چلے۔اپنے آپ میں نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرے اور دوسروں کو اپنے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھائے۔حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے بعض اقتباسات بھی تحریر فرما کر احباب کو خاص نصائح فرمائیں اور فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی نصائح کو حرز جان بنائیں۔اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جائیں۔دنیا سے دلبر داشتہ ہو کر اسی کے ہو جاؤ۔اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور آپ سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے۔

اس سال جلسہ میں شامل ہونے والے سب احباب نے جلسہ کے انتظامات میں نمایاں بہتری محسوس کی۔جو حضور انور کے پیغام میں اور پیغام سے قبل کی جانے والی دعاؤں کی قبولیت کا ایک نشان تھا اور جملہ احباب جماعت کے ازدیاد ایمان کا باعث ہوا۔

پہلے اجلاس میں درج ذیل تقاریر ہوئیں:

مکرم چوہدری عبدالماجد صاحب بعنوان ''ہستی باری تعالیٰ''

مکرم راحت احمد صاحب شمیم بعنوان ''کتب سابقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بارے میں پیشگوئیاں''

مکرم جہانگیر مرشد عالم صاحب نیشنل صدر صاحب جماعت احمدیہ آسٹریا ''اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا تذکرہ''

تقاریر اردو زبان میں تھیں اور ان کے رواں جرمن ترجمہ کا انتظام تھا۔

دوسرے اجلاس میں سوائے ایک تقریر کے سب تقاریر جرمن زبان میں رکھی گئی تھیں۔اور اس اجلاس میں آسٹرین ہمسایوں کو دعوت دینے کیلئے دوسو سے زائد دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔جن کے ساتھ جماعت کے تعارف پر مبنی فولڈر بھی تقسیم کیا گیا۔تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مصور احمد صاحب ''کیا دین حق آسٹریا کیلئے خطرہ ہے؟'' (جرمن) مکرم مسرور احمد صاحب چیک ریپبلک ''دین حق اور رواداری'' مکرم مصور احمد صاحب آف چیک ری پبلک نے ''تجدید دین کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات'' خاکسار منیر احمد منور مربی انچارج آسٹریا نے 'قرآنی پیشگوئیاں' کے عناوین سے تقاریر کیں۔

اس جلسہ میں دس آسٹرین مہمانوں نے بھی شرکت کی۔قریبی رومن کیتھولک چرچ کے پادری صاحب بھی شامل ہوئے اور جرمن زبان میں ہونے والی دوسرے اجلاس کی پہلی تقریر کیا دین حق آسٹریا کے لئے خطرہ ہے؟ سے بہت متاثر ہوئے ۔جس میں دین حق کی امن اور سلامتی کے بارہ میں تعلیم کو واضح کیا گیا تھا۔انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہاں آنے سے پہلے تعارف نہ ہونے کی وجہ سے اور اجنبیت کی وجہ سے میرے دل میں ایک خوف تھا۔لیکن جب مَیں نے اس تقریر میں اس دینی تعلیم کے بارہ میں سنا جس پر آپ ایمان رکھتے ہیں اور عمل کرتے ہیں تو میرا خوف دور ہو گیا اور مَیں اس میں بیان کردہ کسی بات سے اختلاف نہیں کر سکتا۔اسی طرح ان کے علاوہ تین دیگر آسٹرین احباب نے بھی مختصر خطاب کیا اور اپنے دوست احمدی احباب کے ساتھ خوشگوار تعلقات پر خوشی کا اظہار کیا۔

اجلاس کے اختتام پر ایک سوال و جواب کی مجلس منعقد ہوئی جس میں علمائے سلسلہ نے احباب وخواتین کے سوالات کے جوابات دیئے۔ پردہ کی رعایت سے لجنہ نے بھی لکھ کر سوالات کئے۔جلسہ کا اختتام دعا سے ہوا۔

اس جلسہ میں اللہ کے فضل سے آسٹریا کے طول وعرض کے علاوہ جرمنی اور انگلستان کے بعض احباب اور خواتین نے بھی شمولیت کی۔

قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسٹریا کے احباب کو نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس ملک میں احمدیت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔آمین

(الفضل انٹرنیشنل 2 ستمبر 2011ء)

۞۞۞۞۞۞

تعارف کتب

اردو ترجمہ

الاستفتاء ۔ ضمیمہ حقیقۃ الوحی

نام کتاب	:	(اردو ترجمہ) الاستفتاء۔ ضمیمہ حقیقۃ الوحی
تصنیف	:	سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہود
تعداد صفحات:		239
سن اشاعت:		2010ء
شائع کردہ:		نظارت اشاعت

نام کتاب: (اردو ترجمہ) الاستفتاء۔ضمیمہ حقیقۃ الوحی

تصنیف: سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود

تعداد صفحات: 239

سن اشاعت: 2010ء

شائع کردہ: نظارت اشاعت

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود کی معرکۃ الآراء کتاب حقیقۃ الوحی جو روحانی خزائن جلد 22 میں شائع شدہ ہے۔ یہ کتاب پہلی بار 1907ء میں شائع ہوئی تھی۔ یہ کتاب دہریت اور مادیت کے پیدا کردہ زہروں کے لئے ایک تریاق کا حکم رکھتی ہے۔

حقیقۃ الوحی کے ضمیمہ کے طور پر حضرت مسیح موعود نے عربی تصنیف الاستفتاء کو شامل فرمایا ہے۔ یہ عربی حصہ روحانی خزائن جلد 22 کے صفحہ 621 تا 735 پر مشتمل ہے۔اسی کتاب کے آخر میں حضور نے اپنے معروف عربی قصیدہ ع

علمی من الرحمان ذی الآلاء

کو درج فرمایا ہے۔

نظارت اشاعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے الاستفتاء کا اردو ترجمہ شائع کرنے کی توفیق ملی ہے۔ یہ ترجمہ محترم محمد سعید انصاری صاحب مرحوم نے کیا تھا جس پر نظر ثانی کی گئی ہے۔اردو ترجمہ کے بارہ میں کوشش کی گئی ہے کہ وہ عربی متن کے عین مطابق ہو۔اردو دان طبقہ کی سہولت کے لئے الاستفتاء کے عربی متن کے سطر بہ سطر اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ الاستفتاء میں حضرت مسیح موعود نے جو اپنے الہامات بطور نمونہ درج فرمائے ہیں ان کا ترجمہ حضور اقدس کے ہی الفاظ میں حضور کی دوسری کتب سے لے کر شامل اشاعت کئے گئے ہیں۔

عربی نہ جاننے والے طبقہ کے لئے الاستفتاء کا اردو ترجمہ ایک مفید اضافہ ہے۔اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج نکالے۔

☆......☆......☆

مکرم انتصار احمد نذر صاحب

تعمیر بیوت الذکر کے لئے بعض مثالی وقارِ عمل

ہزاروں سال قبل عرب کے بے آباد اور ویران علاقے میں خدا کا گھر تعمیر کرتے ہوئے دو مقدس مزدوروں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جس جذبے اور جوش سے کام کیا تھا وہ جذبہ امر ہو گیا۔ وہ آپ اپنی مثال بن گیا اور وہ دعائیں قبولیت کا شرف پا گئیں جو اس کی تعمیر کرتے ہوئے کی گئیں۔

بوڑھے ابراہیمؑ اور ان کے جواں سال لخت جگر اسماعیلؑ نے مل کر اس گھر کی تعمیر میں مزدوروں کی طرح کام کیا اور بعد میں آنے والوں کے لئے راہنما اور مثال بن گئے۔ اس جذبے اور نیک نمونے کو آنحضرت ﷺ نے ایک نئی شان عطا کی جب مسجد نبوی کی تعمیر کرتے ہوئے آپ نے اپنے صحابہ کے ساتھ مل کر کام کیا۔ مٹی ڈھوئی، اینٹیں بنائیں لکڑیاں اکٹھی کیں، کھجوروں کے درخت کاٹ کاٹ کر لائے گئے اور یوں مخلص دلوں اور پُر جوش ہاتھوں نے خدا کی توحید کے قیام کی خاطر ایک نیا مرکز قائم کر دیا اور آنے والوں کو یہ سبق بھی دے دیا کہ خدا سے محبت کرتے ہو تو میری طرح اپنے ہاتھوں سے اس کے گھر کی تعمیر میں حصہ لو۔

خانہ کعبہ کی تعمیر ہو یا مسجد نبوی کا قیام یہ وقارِ عمل کی تاریخ کے نہایت روشن باب ہیں اور اس جذبے اور ولولے نے اس دور میں جماعت احمدیہ کے دلوں کو گرمایا اور ہماری تاریخ میں بھی ایسے بہت سے واقعات پیش آئے اور اب بھی جماعت اس پر عمل پیرا ہے کہ کبھی تو خلیفۃ المسیح خود وقارِ عمل میں شریک ہو کر نہ صرف اس کی رونق بڑھاتے ہیں بلکہ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں اور کہیں کسیاں، ٹوکریاں اور کدالیں ہاتھوں میں لئے بچے اور بوڑھے اسی جذبے اور ولولے میں سرشار نظر آتے ہیں جو جذبہ خدا کے پاک بندوں نے اپنے ہاتھوں سے کام کر کے ہمارے دلوں میں قائم کیا۔

ہماری جماعت نے وقارِ عمل کے ذریعے بعض بیوت الذکر کی مکمل تعمیر کی اور بعض کے کاموں میں معاونت کی۔ ایسی بیوت الذکر کی تعمیر کی چند مثالیں پیش ہیں۔

بیت اقصیٰ قادیان کی توسیع

11 مارچ 1910ء کو بیت اقصیٰ قادیان کی توسیع کے کام میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بنفس نفیس شرکت فرمائی اور مزدوروں کی طرح خود کام کیا اس کام کی رپورٹنگ کرتے ہوئے الحکم لکھتا ہے۔

وہ نظارہ کیسا موثر اور دلچسپ ہو گا جب ابوالملت حضرت ابراہیمؑ خود معمار کی حیثیت سے اور آپ کا لخت جگر (جو قوموں کا باپ ہونے والا تھا جس کی پشت سے سید ولد آدم پیدا ہونے والا تھا) مزدور کی حیثیت سے بیت اللہ کی تعمیر میں لگے ہوئے ہوں گے۔

اس قسم کا نظارہ یہاں دارالامان میں دیکھنے میں آیا جبکہ (بیت) جامع کی توسیع کا کام ہو رہا ہے۔ ایک کمرہ کی تیاری کے لئے صحن (بیت) میں سے بہت سی مٹی اٹھانے کے لئے چار لاکھ سے زیادہ لوگوں کا امام نورالدین آپ اور اپنے خدام کو لے کر کام کر رہا تھا اور کس مزے اور سرور سے اپنے بیٹے کو پوچھتا تھا کہ کیا ہمارے بچے نے بھی مزدوروں میں کام کیا ہے۔ یہ کام نہایت اخلاص اور جوش سے کیا گیا جو بہت سے مزدور کتنے ہی دنوں میں نہ کر سکتے وہ بہت ہی تھوڑے وقت میں اخلاص نے کرا دیا۔ حضرت (خلیفۃ المسیح الاول) کا یہ عملی نمونہ خانہ خدا کی تعمیر میں فی الحقیقت ابراہیمی سنت کے احیاء کا نمونہ تھا۔

(الحکم قادیان 14 مارچ 1910ء ص9)

بیت الفضل لندن کی کھدائی

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے مرکزی ہدایت پر اگست 1920ء میں لندن کے محلّہ پٹنی ساؤتھ فیلڈ میں زمین کا ایک قطعہ مع مکان 2223 پاؤنڈ میں خریدا اور اس کی اطلاع بذریعہ تار حضور کو بھجوائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس وقت ڈلہوزی میں تھے آپ نے اس بیت کا نام بیت فضل تجویز فرمایا اور اس سلسلہ میں 9 ستمبر 1920ء کو ایک تقریب بھی منعقد کی گئی۔

1924ء میں جب حضرت مصلح موعود ویمبلے کانفرنس میں شرکت کے لئے اپنے رفقاء کے ساتھ لندن تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ نے 19 راکتوبر 1924ء کو شام چار بجے ایک بہت بڑے مجمع میں بیت فضل کا اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد رکھا۔ اس بیت کی باقاعدہ تعمیر کا آغاز 28 ستمبر 1925ء کو ہوا جب احمدیوں نے وقارِ عمل کے ذریعے اس بیت کی بنیادوں کی کھدائی کی۔

حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب تعمیر بیت الفضل کا حال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ 28 ستمبر 1925ء بروز سوموار دن کے گیارہ بجے بیت لندن کی بنیادوں کی کھدوائی کا کام شروع کر دیا گیا۔ اس موقعہ پر اخباروں کے نمائندے موجود تھے۔ کام شروع کرنے سے پہلے میں نے اپنے احباب کے ساتھ جن کو اللہ تعالیٰ نے اس مبارک موقع میں شمولیت کی سعادت بخشی۔ قبلہ رخ ہو کر دعا مانگی۔ میں دعا مانگتا جاتا تھا اور احباب آمین کہتے جاتے تھے اور ساتھ ساتھ بلند آواز سے دعائیں پڑھتے جاتے تھے۔ بعض دوست زمین کھودتے جاتے تھے اور بعض مٹی اٹھا کر دوسری جگہ لے جاتے تھے اور یہ پڑھتے تھے۔ ؎

هذا الحمال لاحمال خيبر
هذا ابر ربنا و اطهر

فیشن اور ظاہریت کے دلدادہ لندن میں اس طرح اپنے ہاتھوں مٹی اکھیڑنا اور اٹھانا ایک خاص نظارہ تھا۔ خصوصاً جبکہ ایک انگریز عورت (مسز عزیز الدین) بھی اسی طرح کسی چلا رہی تھی جس طرح ہم چلا رہے تھے۔ لندن کے مختلف اخبارات نے کام کرتے ہوئے ہماری مختلف حالتوں کے فوٹو لئے اور اس تقریب کی روداد بعض نے اختصار کے ساتھ اور بعض نے تفصیل کے ساتھ شائع کی۔ جن احباب نے بیت الذکر کی بنیادیں کھودنے میں اپنے ہاتھ سے کام کیا ان کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

1۔ شیخ یعقوب علی صاحب۔ 2۔ سید وزارت حسین صاحب۔ 3۔ شیخ ظفر حق خان صاحب۔ 4۔ ملک محمد اسماعیل صاحب۔ 5۔ خان عبدالرحیم خان صاحب خالد۔ 6۔ مسٹر جبریل مارٹن صاحب۔ 7۔ مسٹر شرف الدین صاحب۔ 8۔ مسٹر عزیز الدین صاحب و امۃ السلام صاحبہ۔ 9۔ مسٹر ہنری ہنٹن صاحب۔ 10۔ عبدالعزیز صاحب پسر عبداللہ مالک ہوٹل لندن۔ 11۔ مسٹر کندن لال صاحب جو مفتی محمد صادق صاحب کے وقت میں (احمدی) ہوئے۔ 12۔ ملک غلام فرید صاحب۔ 13۔ خاکسار عبدالرحیم درد

تعمیر کا کام تمام جاڑے جاری رہا اور 1926ء کے موسم گرما کے آخر میں ختم ہوا۔

اس کے متعلق تمام انگریزی اخبارات نے بکثرت فوٹو بنیادیں کھودنے کے نظارہ کے اور بیت الذکر کی عمارت کے مختلف مدارج کے شائع کئے ہیں۔ چنانچہ اخبار ڈیلی گرافک اپنے 29 ستمبر 1925ء کے پرچہ میں رقمطراز ہے۔

کل جبکہ بیت الذکر کی بنیادیں کھودی جا رہی تھیں۔ تو اس سے احمدیوں کی روحانیت آشکارا ہو رہی تھی اور اس روحانیت کا ادنیٰ کرشمہ یہ ہے کہ خدا کا گھر بنانے کے لئے یہ لوگ مزدوروں کی طرح خود مٹی کھودتے، مٹی اٹھاتے اور دوسرے کام کرتے تھے۔ ہندوستان کے باشندوں کے علاوہ جو اس کام کو ہاتھوں سے کر رہے تھے۔ ایک انگریز بھی ان کے ساتھ شامل تھا جو باوجود سفید بالوں کے جو اس کی پیرانہ سالی پر دلالت کرتے تھے۔ بڑے شوق سے وہی کام کر رہا تھا جو اس کے انڈین ہم عقیدہ بھائی کر رہے تھے۔

(تاریخ بیت فضل لندن ص38 تا ص41)

(روزنامہ الفضل ربوہ سالانہ نمبر 27 دسمبر 2002ء)

بیت نور راولپنڈی

راولپنڈی شہر میں جب تک احمدیہ بیت الذکر نہیں تھی۔ احباب جماعت مری روڈ پر واقع ایک دو منزلہ مکان میں نمازیں پڑھتے تھے۔ 6 مارچ 1953ء کو ایک مشتعل ہجوم نے اس عمارت میں آگ لگا دی جس سے جماعت کی لائبریری حتیٰ کہ قرآن مجید کے متعدد نسخے بھی جل گئے۔ اس وقت پانچ احمدی اس میں موجود تھے جنہوں نے ملحقہ مکان میں چھلانگ لگا کر اپنی جان بچائی۔

اس المناک واقعہ کے بعد حضرت مصلح موعود نے یہاں تعمیر بیت الذکر کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ جماعت احمدیہ راولپنڈی نے اپنے مقدس امام کے منشا مبارک کی تعمیل میں اس کی زور و شور سے تیاریاں شروع کر دیں۔ چنانچہ 1958ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ نے حضرت مصلح موعود کے نمائندہ خاص کی حیثیت سے اپنے دست مبارک سے اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ خدا کے گھر کی تعمیر کے لئے ہر اتوار کو وقارِ عمل منایا جاتا تھا۔ راولپنڈی کے احمدی احباب نے اس کے مختلف تعمیراتی مراحل میں جس جوش و خروش، دینی ہمت اور جذبۂ خدمت کا مظاہرہ کیا وہ یقیناً ایک قابل تحسین امر تھا۔ راولپنڈی کا کوئی احمدی بچہ اور پیر و جوان نہیں تھا جس نے اس وقارِ عمل میں حصہ نہ لیا ہو۔ جب بھی لینٹر ڈالنے کا موقعہ آتا تو بھی مزدوروں کی طرح کام کرتے اور معمار کہتے تھے کہ احمدی احباب ایک دن میں اتنا زیادہ کام کر ڈالتے ہیں کہ ہم بقیہ چھ روز میں اتنا نہیں کر پاتے۔ وقارِ عمل نماز عشاء کے بعد شروع ہوتا جو کسی وقفہ کے بغیر جاری رہتا اور نماز فجر تک لینٹر مکمل کر دیا جاتا۔ اس طرح جماعت راولپنڈی نے نہ صرف بیت الذکر کے اخراجات میں ہزاروں روپے کی بچت کی بلکہ مساوات اور ایثار و عمل کا ایسا شاندار نمونہ پیش کیا جس پر بیگانوں نے بھی خراج تحسین ادا کیا۔ حصول ثواب میں مسابقت کا یہ جذبہ انتہائی ایمان افروز تھا اور مقامی اخبارات میں ان دنوں احباب جماعت کے اس بے مثال نمونہ کا خوب چرچا رہا۔

(تاریخ احمدیت جلد 20 ص148)

کینیا میں بیت الذکر کی تعمیر

1999ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے کینیا میں ایک بیت الذکر کی تعمیر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

کینیا میں نیروبی سے 80 کلومیٹر دور ایک

قصبہ ہے جس کا نام قادیان ہے وہاں پہلی دفعہ جماعت قائم ہوئی اور تیس ہزار افراد احمدی ہوئے۔ قادیان ٹاؤن میں ایک خوبصورت بیت الذکر برلب سڑک ہے جہاں احمدیہ بیت الذکر کا گیٹ نمایاں ہے۔

اس علاقہ میں مین سڑک سے 18 کلومیٹر دور ایک جگہ بیت الذکر کی تعمیر شروع ہوئی۔ احباب کو تحریک کی گئی اور صرف مستری کو تنخواہ دینا طے کیا گیا۔ دیگر کاموں میں تمام احمدی احباب نے حصہ لیا۔ بلاکس جو ممباسہ سے لائے جاتے تھے ان کو ٹرک کئی میل دور اتار دیتا تھا۔ اس جگہ سے تمام خدام واطفال وانصار یہ بھاری بھاری بلاک اپنے سروں پر اٹھا کر بیت الذکر کی تعمیر کے مقام تک لاتے۔ لجنات کی ڈیوٹی پانی پلانے پر تھی وہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو کمر پر باندھ کر اور سر پر پانی رکھ کر لاتی تھیں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 19/اگست 1999ء ص 1)

لیسٹر سیرالیون کی بیت الذکر

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری لکھتے ہیں:۔

سیرالیون میں فری ٹاؤن کے پاس ایک گورنمنٹ کالج ہے جو فورابے کالج (Fourabay College) کے نام سے موسوم ہے یہ ایک بلند وبالا پہاڑی پر واقع ہے اس کالج سے آگے ایک گاؤں لیسٹر (Liecester) ہے جو اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ سیرالیون میں عیسائیت کا آغاز اسی گاؤں سے ہوا پھر اندرون ملک پھیلنی شروع ہوئی اور عیسائیوں کا پہلا چرچ بھی اسی گاؤں میں تعمیر ہوا یہ گویا عیسائیت کا گڑھ تھا اس گاؤں کی اکثر آبادی عیسائی تھی۔ 1961ء میں خداتعالیٰ کے فضل سے چالیس افراد نے بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت کا اعلان کیا بعد میں اس تعداد میں اضافہ ہوتا گیا اور بیت الذکر کے لئے ایک احمدی نے پہاڑی زمین پیش کی مگر تعمیر ممکن نہ ہوسکی۔

جب 1969ء کے اخیر میں مرکز کی طرف سے یہ پیغام ملنے شروع ہوئے کہ 1970ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جنوبی افریقہ کے مشنوں کے دورہ پر تشریف لا رہے ہیں اور سیرالیون کو بھی برکت بخشیں گے تو لیسٹر اور فری ٹاؤن کی جماعت کے احباب نے باہمی مشورہ سے کمر ہمت کس لی اور ارادہ کر لیا کہ جیسا بھی ہو اس بیت الذکر کو بھی حضور کی آمد سے قبل مکمل کرنا ہے تا حضور اس کا افتتاح فرما سکیں ماہ نومبر 1969ء میں اس بیت الذکر کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا پیسہ پاس نہیں تھا لیکن خداتعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس خانہ خدا کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا پھر جو خداتعالیٰ نے غیر معمولی تائید ونصرت فرمائی اور غیب سے سب سامان مہیا فرماتا چلا گیا اس کی وجہ سے دل اس کی حمد وثناء سے لبریز ہوتا چلا گیا اور بیت الذکر کی تکمیل تک کام کسی مرحلہ پر بھی رکنے نہ پایا ہر اتوار کو بلکہ بعض دفعہ ہفتہ کو بھی جماعت کے وہاں وقار عمل ہونے لگے فری ٹاؤن سے جماعت کے احباب خصوصاً بڑھئی، معمار اور ان کی مدد کے لئے دوسرے دوست لیسٹر جاتے اور وہاں کی جماعت کے احباب سے مل کر صبح سے شام تک وقار عمل ہوتا تمام مردوزن اس میں شریک ہوتے عورتیں پہاڑی کے دامن سے پانی اپنے سروں پر اٹھا کر لاتیں بچے بھی مدد کرتے اور اس جوش وخروش اور جذبہ ایثار قربانی کے ساتھ یہ کام ہوتا کہ دیکھنے والی آنکھ میں اس نظارہ سے لطف اندوز ہوسکتی تھی یہ لوگ کھانا اپنے گھروں سے لاتے اور سارا دن اس کام میں مشغول رہتے شام کے وقت جبکہ انسان تھک جاتا خاکسار کے کہنے پر کہ اب فلاں کام ختم کر کے جانا ہے تو سب میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا ہو جاتا اور اس وقت تک وہاں سے رخصت نہ ہوتے جب تک وہ کام ختم نہ ہو جاتا اطاعت کا بھی اعلیٰ نمونہ انہوں نے قائم کیا۔

مربیان ایک روز مجھے کہنے لگے کہ وقار عمل تو بہت دیکھے ہیں لیکن اس قسم کا وقار عمل ابھی تک دیکھنے میں نہیں آیا جو صبح سے شام تک کیا جائے اور کسی شخص پر تھکن کا اثر نہ ہو۔

خداتعالیٰ نے بہرحال غیر معمولی طور پر ہماری تائید ونصرت فرمائی۔

8 مئی 1970ء کا دن لیسٹر گاؤں کے لئے ایک نرالا دن تھا کہ جب حضرت مسیح موعود کے خلیفہ اس مقام پر پہلی بیت الذکر کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے۔

(روزنامہ الفضل 25 نومبر 2002ء)

لائبیریا کی بیت الذکر

جماعت احمدیہ لائبیریا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے 2001ء میں ایک بیت الذکر اور مشن ہاؤس کی تعمیر کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ بیت اور مشن ہاؤس Bomi County کے Lyean Town میں تعمیر ہوئے ہیں۔

بیت الذکر کا سنگ بنیاد 23 مارچ 2001ء بروز جمعۃ المبارک بعد از جلسہ یوم مسیح موعود رکھا گیا۔ اس بیت الذکر کو مکمل ہونے میں 8 ماہ لگے۔ بیت کی تعمیر کلیتًا وقار عمل کے ذریعے ہوئے جو یہاں قائم ہونے والی اس نئی جماعت نے جماعت احمدیہ عالمگیر کی شاندار روایات کو زندہ رکھتے ہوئے کیا۔

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ لائبیریا کو اس علاقے میں نہ صرف بیت الذکر بلکہ ایک نیا مشن ہاؤس بھی تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس مشن ہاؤس کا سب کام بھی بذریعہ وقار عمل ہوا۔ مشن ہاؤس کا افتتاح مکرم امیر و مشنری انچارج لائبیریا نے 23 مارچ 2001ء کو برموقع جلسہ یوم مسیح موعود کیا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 22/اپریل 2002ء)

تائیونی فجی میں بیت الذکر کی تعمیر

جزیرہ تائیونی جزائر فجی کا تیسرا بڑا جزیرہ ہے۔ یہ وہ جزیرہ ہے جہاں سے ڈیٹ لائن گزرتی ہے اسی وجہ سے یہ جزیرہ دنیا کا کنارہ کہلاتا ہے اور ہر روز نیا طلوع ہونے والا سورج اسی جزیرہ سے سب سے پہلے دیکھا جاتا ہے۔ جزائر فجی میں جماعت احمدیہ کا قیام 1960ء میں ہوا اور جزیرہ تائیونی میں جماعت احمدیہ کا قیام 1962ء میں ہوا۔ 1999ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ازراہ شفقت بیت کی تعمیر کی منظوری مرحمت فرمائی۔ یہ بیت خالصتاً وقار عمل اور وقف عارضی تحریک کے ذریعہ بنائی گئی ہے۔ فجی جماعت کے ہیڈکوارٹر ''صووا'' کے ایک مخلص دوست مکرم ماسٹر محمد صادق حسین صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ٹیچر احمدیہ پرائمری نریرے سکول نے اپنے آپ کو دنیا کے اس کنارے پر تعمیر ہونے والی بیت کے لئے پیش کیا اور عرصہ چار ماہ میں مقامی جماعت کے تعاون کے ساتھ اس بیت کو مکمل کرنے کی سعادت پائی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 7/اگست 2002ء)

بیت الذکر بوبوجلاسو

دارالحکومت واگاڈوگو سے مغرب کی طرف آئیوری کوسٹ کی سرحد کے نزدیک بورکینا فاسو کا دوسرا بڑا شہر ''بوبوجلاسو'' ہے۔ بوبوجلاسو'' سے مشرق کی جانب 35 کلومیٹر کے فاصلے پر مالی (Mali) کی طرف واقع ہے۔ یہاں بیت کی تعمیر کا کام ستمبر 2000ء سے شروع کیا گیا اور بفضل اللہ تعالیٰ دو ملین ایک لاکھ فرانک سیفا کی لاگت سے ایک خوبصورت بیت کی تعمیر کی توفیق ملی۔ اس بیت کی تعمیر کے لئے مقامی جماعت نے بہت تعاون کیا۔ ریت، بجری، وقار عمل کر کے اکٹھی کی گئی اور مزدوری مقامی احباب نے کی جس سے کافی بچت ہوئی۔ (الفضل 11 جولائی 2001ء)

بیت الرحیم ہاسلٹ بیلجیئم

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 19/اگست 2001ء کو بیت الرحیم ہاسلٹ کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ جماعت ہاسلٹ بیلجیئم کی اولین جماعتوں میں سے ہے۔ 1998ء میں جماعت نے حضور سے مشن ہاؤس خریدنے کی اجازت کی درخواست کی اور حضور کی اجازت کے بعد چار ملین فرانک کی ایک عمارت خریدی۔

مشن ہاؤس خریدنے کے بعد اسے جماعتی ضرورت کے مطابق ڈھالنے کے لئے ایک لمبے وقار عمل کی ضرورت تھی اور یہ کام تقریباً اڑھائی ماہ جاری رہا وقار عمل میں مقامی خدام، انصار اور اطفال نے انتھک محنت کی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 30 مارچ 2002ء)

بیت الذکر کاری بورکینا فاسو

بورکینا فاسو کے جنوبی ریجن ددگو میں خداتعالیٰ کے فضل سے بہت پرانی جماعتیں قائم ہیں۔ ددگو شہر سے 21 کلومیٹر جنوب میں ایک جماعت کاری (Kari) واقع ہے۔ یہاں جو بیت تھی وہ کافی خستہ ہو چکی تھی اور احباب جماعت کی ضرورت کے لحاظ سے ناکافی تھی جس کی بنا پر بیت کی تعمیر کا یہاں پروگرام بنایا گیا۔

بیت کی تعمیر میں مقامی جماعت نے بہت ہی عمدہ نمونہ پیش کیا۔ یہ تمام کام وقار عمل سے ہوا۔ بیت کی تعمیر ددگو شہر میں جماعت کے صدر مکرم ابراہیم کونے صاحب نے کی۔ جبکہ مزدوری کے لئے خدام و اطفال کے چھ گروپ تشکیل دیئے گئے۔ ہر گروپ میں 12 خدام وانصار شامل تھے۔

روزانہ ایک گروپ بیت کی تعمیر میں حصہ لیتا۔ اس طرح سارا کام ہوا جبکہ اس دوران ددگو جماعت کے 21 خدام اور قریبی جماعت کونا کے 13 خدام نے ایک ایک دن وقار عمل کیا۔

ریت بجری پانی سب چیزیں وقار عمل کے ذریعہ سے مہیا کی گئیں۔ مقامی جماعت نے تقریباً ایک لاکھ فرانک سیفا تعمیر بیت کے لئے نقد چندہ بھی دیا۔ اس تعمیر کے سارے عرصہ میں بہت ہی جوش وخروش کا منظر دیکھنے کو ملا۔ خدا کے فضل سے بیت میں تین سو نمازیوں کی گنجائش ہے۔ اس تمام کام کی نگرانی ہمارے مربی مکرم شکیل احمد صدیقی صاحب نے کی۔ انہوں نے بہت محنت کی اور جماعت میں وقار عمل کی ایسی روح پیدا کر دی ہے جو کہ ایک مثال بن گئی ہے۔

(الفضل 3/اکتوبر 2001ء)

مرینی (کینیا) میں بیت الذکر کی تعمیر

مرینی کا گاؤں ممباسہ سے فیری کراس کر کے ستر کلومیٹر کے فاصلے پر ہے یہاں خدا کے فضل سے بہت بڑی جماعت قائم ہے۔ ایک ہزار سے زائد نفری موجود ہے اس گاؤں میں ایک احمدی بزرگ نے اپنی زمین میں سے 10 ایکڑ کا پلاٹ جماعت کو دیا ہوا ہے جو کہ جماعت کے نام رجسٹرڈ ہے یہاں پر جماعت نے ایک خوبصورت پکی بیت الذکر تعمیر کی جس کی وجہ سے سارے علاقے میں خدا کے فضل سے جماعت کی بہت اچھی شہرت پیدا ہوئی ہے۔ احباب جماعت نے خوب تعاون کیا۔ نومبائعین عورتوں، بچوں،

بوڑھوں، سب نے ہی اپنی استطاعت کے مطابق کسی نہ کسی رنگ میں بیت کی تعمیر میں حصہ لیا ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 2 نومبر 2001ء ص2)

فجی کی پہلی اور مرکزی بیت فضل عمر

فجی کے دارالحکومت سووا شہر میں جون 1961ء میں ایک ہی دن 12 افراد بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے اور پھر آہستہ آہستہ وہاں ایک مخلص، جوشیلی اور فعال جماعت قائم ہو گئی۔ عیدالفطر کے موقع پر جماعت بڑھ جانے کی وجہ سے یہ مکان اتنا ناکافی ثابت ہوا۔ نہ جماعت کے احباب وہاں سما سکے اور نہ ان کی موٹریں وغیرہ کھڑی کرنے کے لئے کوئی جگہ تھی۔ 1963ء میں بیت الذکر کے لئے ایک مکان خرید کر اسے بیت الذکر کی طرز پر تعمیر کیا گیا۔

اس عمارت کی مرمت کی گئی ایک حصہ کو تبدیل کر کے اور باقاعدہ محراب وغیرہ بنا کر اسے بیت کی شکل دے دی گئی اور اس کا نام ''بیت فضل عمر'' رکھا گیا۔ ایک حصہ احمدیہ لائبریری اور ریڈنگ روم اور آفس کے لئے استعمال کے قابل بنا لیا گیا اور باقی حصہ میں کچھ تبدیلیاں کر کے اسے مربیان اور مہمانوں کے استعمال کے قابل بنایا گیا۔ اس مقصد کے لئے احمدی مخلصین نے کئی بار وقار عمل کیا اور سارا سارا دن کام کرتے رہے۔

(تاریخ احمدیت جلد20 ص658-659)

اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے پیغام میں بھی جماعت کے وقار عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

مجھے یہ معلوم کر کے ازحد مسرت ہوئی کہ آپ نے بیت فضل عمر کی بنیادوں کی کھدائی کا کام اپنے ہاتھ سے خود کیا۔ آج آپ اس کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ دن نہ صرف جماعت ہائے احمدیہ فجی بلکہ جزائر فجی کے جملہ اہالیان کے لئے ہر طرح بابرکت ثابت کرے۔

(تاریخ احمدیت جلد20 ص679)

بیت مبارک فجی کی بنیاد وقار عمل سے رکھی گئی

جزائر فجی کا دوسرا بڑا جزیرہ وینوالیوو (Vanualevu) ہے جس کا ہیڈکوارٹر لمباسہ شہر ہے۔ 26 نومبر 1972ء کو اس شہر میں بیت مبارک کی بنیاد رکھی گئی۔ اس روز جزیرہ میں واقع تمام احمدی جماعتوں نے پُرجوش وقار عمل منایا اجتماعی وقار عمل کا دلکش نظارہ ملکی شاہراہ پر آنے جانے والے ہر شخص کو متاثر کرتا تھا۔ پہلی اینٹ مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے اور دوسری مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے رکھی۔

(تاریخ احمدیت جلد20 ص75)

بیت الذکر بو سیرالیون کی تعمیر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے مغربی افریقہ کے دورہ کے دوران مورخہ 10 مئی 1970ء کو بو میں جو سیرالیون کا دوسرا بڑا شہر ہے اور ایک عرصہ تک مشن کا مرکز بھی رہا ہے احمدیہ سنٹرل بیت کی بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھی تھی اس کی تعمیر کا کام قریباً ایک سال تک جاری نہ ہو سکا۔ مئی 1971ء میں اس کی بنیادیں وغیرہ بھرنے کا کام شروع کیا گیا اور خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے جولائی میں باقاعدہ تعمیر کا کام شروع ہو گیا۔ وقار عمل کے ذریعے چھت ڈالنے کے لئے 17 ستمبر 1971ء کا دن مقرر کیا گیا۔

وقار عمل پورے زور شور سے جاری رہا۔ احباب میں کچھ ایسا جوش پیدا ہوا کہ انہوں نے کہا کہ آج جیسے بھی ہو گیلری کی کنکریٹ ڈال کر جانا ہے۔ چنانچہ ہر شخص نے اپنی ہمت سے بڑھ کر کام شروع کر دیا۔ پاکستانی اساتذہ، مربیان، پرائمری سکول کے اساتذہ سکولز کے بچے جماعت کے مرد اور عورتیں سب ہی بڑے جوش سے کام کرتے نظر آتے۔ سیرالیون کی تاریخ میں یہ ایک پہلا موقع تھا کہ اس طرح منظّم رنگ میں ایک جماعت وقار عمل کر رہی ہو۔ صبح سے شام ہوئی اور شام کے بعد رات مگران کے استقلال میں ذرہ بھر بھی کمی نہیں آئی اور وہ ایسے ہی کام کر رہے تھے۔ جیسے کہ ایک تازہ دم انسان کام شروع کرتا ہے۔ غیر از جماعت لوگوں کے لئے ایک عجیب کیفیت پیدا کر رہی تھی اور وہ سڑک پر گزرتے ہوئے اس نظارہ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے بلکہ بعض غیر از جماعت دوست تو خود بھی اس کام میں شریک ہو گئے۔ آخر وقت تک پورے جوش سے کام کرتے رہے اور کام مکمل کر لیا۔

(روزنامہ الفضل 12/اکتوبر 1971ء)

احمدیہ مرکزی بیت الذکر بو شہر اپنی تعمیر کے مراحل طے کرتے ہوئے چھتوں تک پہنچ چکی تھی۔ چھت پر لینٹل ڈالنے کے لئے لکڑی کے تختے لگائے جا کر ہولا بھی باندھ دیا گیا تھا۔ مورخہ 5 مارچ 1972ء اتوار کا دن چھت پر کنکریٹ ڈالنے لئے مقرر کیا گیا۔

اڑھائی صد سے زائد کے اجتماع کی موجودگی میں مکرم امیر صاحب نے صبح چھ بجے دعا کے ساتھ وقار عمل کا افتتاح کروایا۔ اس کے بعد تمام احباب جماعت اور ہر دو سکولوں کے طلباء اور طالبات کام میں ہمہ تن مشغول ہو گئے۔ سکول کی طالبات اور جماعت کی بعض مستورات کا کام پانی مہیا کرنا تھا انہوں نے ہمت اور شوق سے آخر تک پانی میں کمی واقع نہ ہونے دی۔

جذبہ وشوق اور ہمت و عزم سے پُر یہ مثالی وقار عمل مسلسل تین بجے رات یعنی پورے اکیس گھنٹے تک جاری رہا۔ دوسرے دن مورخہ 6 مارچ صبح چھ بجے تمام احباب پھر اسی جذبہ وشوق کے ساتھ کام کے لئے تیار ہو کر پہنچ گئے اور دوبارہ پہلے سے جوش کے ساتھ کام شروع ہو گیا اور ٹھیک دو بجے دوپہر کو پوری چھت پر کنکریٹ ڈال کر خدا تعالیٰ کے فضل سے اس مہم کو سر کر لیا تھا۔

جماعت کے بعض بزرگ یعنی الحاج علی روجرز پا سعیدو بنگورا باوجود پیرانہ سالی کے سارا وقت مقام عمل پر موجود رہ کر کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔

(روزنامہ الفضل 4/اپریل 1972ء)

مکرم محمد اکبر ظفر صاحب

ایک شفیق ہستی مکرمہ منورہ نسیم صاحبہ

خاکسار کی خوش دامن مکرمہ منورہ نسیم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا نسیم احمد صاحب مرحوم (ابن حضرت مرزا نذیر علی صاحب قادیانی رفیق حضرت مسیح موعود) اعلیٰ درجہ کے اوصاف کی حامل تھیں۔ خاکسار مختصر الفاظ میں ان کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہے۔

مکرمہ منورہ نسیم صاحبہ 1947ء میں مکرم مرزا یوسف بیگ صاحب کے گھر امرتسر میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے بہن بھائیوں کے مطابق بچپن سے ہی نہایت حساس، دوسروں کا خیال رکھنے والی اور اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی پورا کرنے والی تھیں۔

1970ء میں آپ کی شادی مکرم مرزا نسیم احمد صاحب کے ساتھ ہوئی۔ آپ بیاہ کر ربوہ آئیں۔ اسی عرصہ میں آپ نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ آپ کے شوہر محکمہ واپڈا میں ملازم تھے اور پوسٹنگ سرگودھا میں تھی۔ شادی کے کچھ عرصہ کے بعد آپ اپنے خاوند کے ساتھ سرگودھا شفٹ ہو گئیں۔

سرگودھا میں آپ نے جماعت کے ساتھ گہرا تعلق قائم رکھا۔ ہمیشہ جماعتی اجلاسات میں شرکت کرتیں۔ اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ یہی درس دیا کہ کوئی رشتہ دار جماعتی تعلق کی وجہ سے چھوٹتا ہے تو چھوٹ جائے لیکن جماعت کے ساتھ تعلق ہمیشہ مضبوط رکھنا ہے۔ نہایت ملنسار خاتون تھیں۔ سادہ مگر صاف ستھرا لباس پہنتیں۔ سرگودھا میں شمشیر ٹاؤن اور نیو سیٹلائٹ ٹاؤن کے علاقہ میں رہائش پذیر رہیں۔ ہر ایک کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھتیں اور اس کے حل کے لئے دعا کے ساتھ ساتھ جو ممکن ہو سکتا وہ کوشش کرتیں۔ کبھی کسی سے کوئی لڑائی جھگڑا نہیں۔ کبھی کسی کا دل نہیں دکھایا اور اگر کوئی بات آپ کے مزاج کے خلاف کہہ بھی دیتا تو خاموش ہو جاتیں۔ بے انتہا صابر خاتون تھیں۔ آپ کی ہمسایہ خواتین آپ کی تعریف کرتے نہیں تھکیں۔ آپ کی انہی خوبیوں کی وجہ سے غیر احمدی خواتین کی کثیر تعداد آپ کے ساتھ ہمیشہ بہنوں والا برتاؤ کرتیں۔ سسرال سے دور رہائش ہونے کے باوجود آپ کے سسرال میں بھی انہیں خوبیوں کے وجہ سے آپ کو بے حد عزت دی جاتی۔ سب آپ سے بے حد پیار کرتے۔ آپ کی بات کو ہمیشہ بالا رکھا جاتا۔ سب آپ کا بے حد خیال رکھتے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا کرے۔

خاکسار کے ساتھ ساس اور داماد کا تعلق تو 1998ء میں اپنی بڑی بیٹی فرخندہ کو بیاہنے کے بعد ہوا۔ ہمیشہ خاکسار کا اپنی اولاد سے بڑھ کر خیال رکھا۔ بڑی شفیق، محبت اور چاہت رکھنے والی تھیں۔ کبھی خاکسار کو فون کرنے میں کچھ عرصہ عرصہ گزر جاتا تو خود فون کرتیں۔ خاص طور پر خاکسار سے باتیں کرتیں۔ حال احوال دریافت کرتیں۔ دکھ درد بانٹتیں اور ڈھیروں دعائیں دیتے ہوئے فون بند کرتیں۔

آپ کے شوہر کی وفات 2001ء میں ہوئی۔ آپ نے یہ صدمہ بڑی بہادری سے برداشت کیا۔ اپنی اولاد کو ہمیشہ یہی سکھایا کہ کسی بھی مصیبت اور پریشانی کے وقت اللہ سے لَو لگائیں۔ دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ کو ہی اپنا راز و نیاز بنائیں اور اسی سے اپنی پریشانی کے حل کے لئے دعائیں کریں۔

اپنے بیٹوں کا لاہور میں روزگار لگنے کے بعد یہاں رہائش پذیر ہوئیں۔ آپ کا میکہ لاہور ہی میں تھا۔ آپ کے تمام بہن بھائی اور میکہ والے غیر احمدی ہیں۔ ان کی طرف سے دی جانے والی بعض پریشانیوں کے باوجود احمدیت پر بڑی بہادری سے ثابت قدم رہیں اور اپنی اولاد کو بھی یہی اصول قائم کرنے کی ہدایت کی۔

لمبے عرصہ سے آرتھرائٹس کی مریضہ تھیں۔ تقریباً ڈیڑھ سال سے چلنا بھی دوبھر تھا۔ لیکن کبھی بھی آپ کی زبان پر گلہ نہیں آیا۔ بظاہر ٹھیک نظر آتی تھیں لیکن اس بیماری کی وجہ سے اٹھنا بیٹھنا اور چلنا مشکل تھا۔

اور 4 مارچ 2011ء کی درمیانی شب بظاہر ٹھیک ٹھاک حالت میں باتیں کرتے کرتے اچانک شدید سردرد کی شکایت کی جو ناقابل برداشت تھا۔

باقی صفحہ 6 پر

مکرم محمد اقبال عابد صاحب

سانحہ بیت النور لاہور میں جان نچھاور کرنے والے

میرے پیارے کلاس فیلو مکرم محمود احمد شاد صاحب کا ذکر خیر

یادِ ماضی کے دریچوں میں جھانک کر دیکھا تو 1979ء کا سال ایک موہوم سی یاد بن کر پردہ ذہن پر ابھرا باری باری تمام کلاس فیلوز کی تصویریں آہستہ آہستہ ابھر کر نمایاں ہو کر سامنے آنے لگیں۔ ان میں ایک مسکراتی ہوئی تصویر مکرم محمود احمد شاد صاحب کی ہے۔ یوں تو کلاس میں دو درجن طلباء تھے لیکن جناب شاد صاحب ان چند کلاس فیلوز میں سے ایک تھے جن کے ساتھ ایک خاص قرب کا تعلق ہوتا ہے۔ اکثر طالب علم میٹرک کے بعد پہلی دفعہ اپنے گھر والوں سے جدا ہوئے ہیں۔ کسی کا تعلق صوبہ سندھ سے ہے تو کسی کا تعلق پنجاب سے اور کوئی افریقہ سے علم کی پیاس بجھانے آیا ہے تو کوئی انڈونیشیا سے، کوئی بنگلہ دیش کی بولی بول رہا ہے تو کوئی لاطینی امریکہ کی، گویا کہ ایک گلدستہ ہے جس میں رنگ برنگے پھول سجے ہوئے ہیں اور ہر پھول کی اپنی خوشبو ہے اور ہر پھول کا اپنا حسن ہے جس میں جامعہ کا کیمپس مہک رہا ہے۔ استاذی المکرّم ملک سیف الرحمٰن صاحب کا زمانہ تھا اور وہ ہر پھول کی عمدہ رنگ میں آبیاری فرماتے تھے۔ ساری کلاس آپس میں اتفاق اور سلوک اور باہم پیار میں یکتا تھی۔ اور مکرمی محمود احمد شاد صاحب سب کی آنکھ کا تارا تھے۔ سب سے لطیف مذاق اور نفیس گفتگو کا شغل رکھتے تھے۔ جب ہنستے تو چہرہ کھل اٹھتا تھا۔ غم اور پریشانی کے آثار کم ہی دیکھنے میں آتے۔ اساتذہ کی طرف سے جو سبق یاد کرنے یا لکھنے کے لئے ملتا اسے باقاعدگی سے یاد کرتے۔ بلا کے ذہین تھے۔ ایک دفعہ سبق میں سے گزر جاتے تو سارا سبق یاد ہو جاتا۔ اساتذہ سوال دریافت کرتے اور کہتے کہ جن کو جواب آتا ہے وہ ہاتھ بلند کریں تو محمود شاد صاحب کا ہاتھ سب سے پہلے فضاء میں لہراتا۔ ان کی افتادِ طبع کا رجحان عام طور پر مزاح اور خوش مزاجی کی طرف مائل تھا۔ مگر جب نماز ادا کرتے تو سوز و گداز اور رقت آمیز منظر دیکھنے کو ملتا۔ قرآن کریم سے گہری محبت تھی۔ لہٰذا تلاوت کرتے وقت سماں باندھ دیتے۔ سننے والے مسحور ہو جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں لحن داؤدی سے نوازا تھا۔

ایک اچھے نظم خواں تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام نہایت عمدہ آواز میں ترنم سے پڑھا کرتے تھے۔ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی صدارت میں ہزاروں کے مجمع کے سامنے تلاوت قرآن کریم کرنے کا بھی انہیں بار بار شرف حاصل ہوا۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ روح کی گہرائی سے عشق کرتے تھے۔ خلفاء سے اپنی ملاقاتوں کا حال بڑے ہی فخریہ انداز میں سنایا کرتے تھے۔

صاف لباس زیب تن کرتے اور سر پر ہمیشہ جناح کیپ پہنا کرتے تھے۔ ایک اچھے اور منجھے ہوئے مقرر تھے۔ سامعین ان کی تقریر پورے انہماک اور توجہ سے سنتے اور وہ سامعین کو ساتھ لے کر چلتے۔

مخالفین احمدیت کے سامنے ننگی تلوار تھے۔ موت سے ڈرنے والے نہ تھے۔ بلکہ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر للکارنے والے تھے۔ اور حضرت اقدس کے اس شعر کی عملی تصویر تھے۔ ؎

جو مر گئے انہیں کے نصیبوں میں ہے حیات
اس رہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات
عاشق جو ہیں وہ یار کو مر مر کے پاتے ہیں
جب مر گئے تو اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں

محمود شاد صاحب کی طبیعت میں عاجزی انکساری کا عنصر بھی نمایاں تھا اور جامعہ کے دور میں اکثر میں نے ان سے حضرت اقدس کا یہ شعر کئی بار سنا کہ ؎

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

جناب شاد صاحب اپنے دور کے اچھے نظم خواں تھے۔ آواز میں ایک درد اور سوز تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے کلام کو ایسی محبت اور ترنم سے گاتے کہ سماں بندھ جاتا تھا۔

دیگر معروف شعراء کے مشہور اشعار انہیں یاد ہوتے تھے اور موقع و محل کی مناسبت سے ان اشعار کا استعمال کرتے تھے۔ پکنک وغیرہ کے مواقع پر دیگر شعراء کا کلام بھی ہم اُن کی سریلی آواز میں فرمائش کر کے سنا کرتے تھے۔

محمود شاد صاحب دعوت الی اللہ کا خاص شوق رکھتے تھے اور انہیں یہ شوق ان کے والد صاحب سے ورثے میں ملا تھا۔

جامعہ میں مختلف تقاریب میں جن کا تعلق خدام الاحمدیہ سے ہوتا۔ شاد صاحب کو نظم پڑھنے کے لئے کہا جاتا اور خاکسار کو یاد ہے کہ محمود شاد صاحب اکثر حضرت مصلح موعود کی مشہور نظم

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا، تم صبر کرو وقت آنے دو

بڑی عمدہ لے میں پڑھا کرتے تھے۔

28 مئی 2010ء کے سانحہ کے دن محمود شاد صاحب اس شعر کے پہلے مصرعے کا مصداق بن کر تاریخ میں ان مٹ نقوش چھوڑ گئے۔ نہ صرف کلاس فیلوز کا بلکہ تمام واقفین زندگی کا سر فخر سے بلند کر دیا۔ دشمن کی گولیوں کے سامنے سینہ سپر ہو گئے اور بڑی بہادری اور جرأت سے دشمن کو للکارتے ہوئے جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ ماڈل ٹاؤن لاہور کے دوست جب بھی ملتے ہیں شاد صاحب کی بہادری، نیکی، تقویٰ حسن خلق اور حسن تقریر کا ضرور ذکر کرتے ہیں۔ خاص طور پر مکرم سردار عبدالسمیع صاحب نے کئی مواقع پر شاد صاحب کی جملہ خوبیوں کا تذکرہ کیا ہے۔ سب سے بڑھ کر ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

نہایت محبت بھرے اور عظیم الشان الفاظ میں ہمارے پیارے امام نے محمود شاد صاحب کا ذکر خیر فرمایا آئندہ قیامت تک آنے والے لوگ ان الفاظ کو پڑھ کر بے ساختہ کہہ اُٹھیں گے کہ کاش یہ خراجِ تحسین خلیفۃ المسیح کی طرف سے ان کے بارے میں ہوتا۔

محمود شاد صاحب اپنے والدین کی واحد نرینہ اولاد تھے، لیکن جو خدمتِ دین اور جو اعلیٰ قربانی کی انہیں توفیق ملی ہزاروں اور لاکھوں فرزندان توحید اس کی خواہش لئے دنیا سے گزر گئے۔ محمود شاد صاحب اللہ کے فضل سے ان لوگوں میں شامل ہو گئے جن کے بارے میں مِنۡھُمۡ مَنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ کی عظیم خوشخبری قرآن کریم میں دی گئی ہے۔

محمود شاد صاحب ایک اچھے اور کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ دوسرے پہلو کو دیکھیں تو عائلی زندگی میں ایک محبت کرنے والے اور کامیاب شوہر بھی تھے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے انہیں نرینہ اولاد کی نعمت سے نوازا تھا اور ایک پیار کرنے والے باپ بھی تھے۔ دونوں بیٹوں عزیزم صعود احمد اور نوید احمد سے انہیں بڑی محبت تھی اور اپنے بچوں سے ہر طرح مطمئن اور خوش تھے۔ اکثر میرے ساتھ ذکر کرتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی شفقت اور عنایت سے صعود احمد چین میں طب کے شعبہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ باپ کی اس عظیم الشان قربانی پر ان دونوں بچوں اور ان کی والدہ نے نہایت اعلیٰ صبر کا نمونہ ظاہر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ خلافت کے سایہ تلے اپنی کفالت میں رکھے اور ہر شرّ سے مامون رکھے، نیز نیک اور خادم دین ہوں۔ آمین

بقیہ صفحہ 5

فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا۔ جہاں ڈاکٹرز نے برین ہیمبرج کا اٹیک بتایا۔ طبیعت سنبھلنے سے پیشتر ہی دوسرا اٹیک ہوا جس کی وجہ سے آپ کومے میں چلی گئیں۔ یوں لگے جیسے گہری نیند سے ابھی بیدار ہو جائیں گی۔ لیکن پیارے اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ 8 اور 9 مارچ 2011ء کی درمیانی شب اسی گہری نیند میں ہی اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ (یقیناً ہم اسی اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے)

آپ کی نماز جنازہ 9 مارچ 2011ء بعد نماز ظہر کرک ہاؤس لاہور میں مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی ضلع کراچی نے پڑھائی۔ تدفین ہانڈو گجر لاہور میں ہوئی۔ تدفین کے بعد مکرم صدر صاحب حلقہ نشاط کالونی لاہور کینٹ نے دعا کروائی۔

آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑی بیٹی مکرمہ فرخندہ مرزا صاحبہ جو کہ خاکسار کی اہلیہ ہیں اور ربوہ میں رہائش پذیر ہیں۔ چھوٹی بیٹی مکرمہ شمائلہ مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا زبیر بیگ صاحب لاہور میں رہائش پذیر ہیں۔ چھوٹی بیٹی کے شوہر مکرم مرزا زبیر بیگ صاحب جو آپ کے بھانجے بھی ہیں نے خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ بیٹوں میں مکرم مرزا مظفر عمران صاحب لاہور میں ایک حلقہ کے قائد ہیں اور مکرم مرزا سلیمان احمد صاحب اپنی تعلیم مکمل کر رہے ہیں۔ دونوں بیٹیوں اور ایک بیٹے کی شادی ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہو بھی بہت خدمت گزار عطا کی۔ اللہ تعالیٰ اسے جزائے خیر عطا کرے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور آپ کی نیکیوں کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آپ کی تمام تر دعائیں جو آپ نے جماعت کے لئے اور اپنی اولاد کے حق میں کیں قبول و منظور فرماوے اور آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ آمین ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

4/اکتوبر 2011ء

12:35 am	لقاءمع العرب
1:35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:10 am	گلشن وقف نو
3:15 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
4:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 ستمبر 2011ء
5:05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	سیرت النبی ﷺ
6:00 am	تلاوت قرآن کریم
6:20 am	ان سائیٹ
6:30 am	لقاءمع العرب
7:15 am	سیرت النبی ﷺ
8:15 am	فرنچ پروگرام
9:15 am	صلوٰۃ کی اہمیت
10:15 am	جلسہ سالانہ ہالینڈ
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	ان سائیٹ
12:00 pm	Unity of God
12:10 pm	یسرنا القرآن
12:40 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:20 pm	زندہ لوگ
5:25 pm	ان سائیٹ
6:05 pm	بنگلہ سروس
7:05 pm	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2003ء
8:05 pm	یسرنا القرآن
8:30 pm	تاریخی حقائق
9:25 pm	راہ ھدیٰ
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)

5/اکتوبر 2011ء

12:35 am	عربی سروس
1:35 am	ان سائیٹ
1:50 am	گلشن وقف نو
3:05 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع
4:05 am	ریئل ٹاک
5:10 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:50 am	یسرنا القرآن
6:30 am	لقاءمع العرب
7:35 am	عربی سیکھئے
8:30 am	Unity of God
8:45 am	سوال وجواب
9:55 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور دعائے مستجاب
11:50 am	یسرنا القرآن
12:15 pm	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
12:50 pm	چلڈرن کلاس
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	سواحیلی سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	زندہ لوگ
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 ستمبر 2011ء
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:15 pm	دعائے مستجاب
9:00 pm	ایم۔ٹی۔اے سپورٹس
9:35 pm	فقہی مسائل
10:15 pm	دعائے مستجاب
11:05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع

6/اکتوبر 2011ء

12:10 am	ایم۔ٹی۔اے سپورٹس
12:30 am	دعائے مستجاب
1:05 am	ریئل ٹاک
2:10 am	فقہی مسائل
2:50 am	چلڈرن کلاس
3:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 ستمبر 2011ء
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:15 am	لقاءمع العرب
7:15 am	فقہی مسائل
7:50 am	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
8:20 am	دعائے مستجاب
8:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 ستمبر 2005ء
9:50 am	جلسہ سالانہ یوکے 2006ء
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:20 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
12:25 pm	یسرنا القرآن
1:05 pm	فیتھ میٹرز
2:15 pm	قرآنک آرکیالوجی
2:50 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	پشتو سروس
4:45 pm	تلاوت قرآن کریم
4:55 pm	بنگلہ سروس
6:00 pm	زندہ لوگ
6:35 pm	ترجمۃ القرآن
7:55 pm	قرآنک آرکیالوجی
8:30 pm	خلافت کا سفر
9:15 pm	یسرنا القرآن
9:40 pm	فیتھ میٹرز
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:15 pm	جلسہ سالانہ یوکے

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سہ روزہ تربیتی پروگرام

(مجلس اطفال الاحمدیہ۔دارالفتوح شرقی ربوہ)

۞ مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب منتظم اطفال الاحمدیہ دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ دارالفتوح شرقی ربوہ کو اپنا سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام مورخہ 10 تا 12 جون 2011ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ پروگرام کا آغاز مورخہ 10 جون 2011ء کو نماز تہجد سے کیا گیا۔ اس سہ روزہ تربیتی پرگرام میں 6 علمی اور 7 ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اس کے علاوہ مثالی وقارعمل اور کلوا جمعیا بھی کیا گیا۔ اختتامی تقریب مورخہ 23 ستمبر 2011ء کو منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل تھے۔ تلاوت، اطفال کا عہد اور نظم کے بعد سہ روزہ تربیتی پروگرام کی رپورٹ مکرم مبشر احمد صاحب نے پیش کی۔ مہمان خصوصی نے اطفال کو نصائح سے نوازا اور پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی دعا کروائی۔ تقریب کے بعد جملہ مہمانان اور اطفال کو عشائیہ دیا گیا۔

درخواست دعا

۞ مکرم مرزا منیر اللہ بیگ صاحب لاہور طویل عرصہ سے بیمار ہیں نیز ان کی بہو کے بازو اور کمر میں شدید درد رہتا ہے۔ ہر دو کیلئے احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

۞ مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد دین صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ کو تین دن سے بخار ہے۔ جس کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

۞ مکرم غلام احمد سرور صاحب صدر محلّہ طاہر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام رسول صاحب مرحوم دارالنصر وسطی ربوہ عرصہ چھ ماہ سے بوجہ ہارٹ، شوگر اور معدہ بیمار ہیں۔ دن بدن کمزوری بڑھ رہی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ کی مضافاتی کالونیوں میں پلاٹس کی خرید وفروخت

۞ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں پلاٹس کی خرید وفروخت کریں وہ منظور شدہ پراپرٹی ڈیلرز کی معرفت سودا کریں بہتر ہے سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ چیک کرلیں۔

جن کالونیوں میں پلاٹس خریدنا چاہیں تو اس امر کی تسلی کرلیں کہ کالونی منظور شدہ ہے تاکہ بعد میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ اگر کسی وضاحت کی ضرورت ہو تو مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

ماہنامہ مصباح کا حضرت سیدہ ناصرہ بیگم نمبر

ماہنامہ مصباح کا دسمبر 2011ء اور جنوری 2012ء کا شمارہ مشترکہ اور خاص نمبر ہوگا اس مرتبہ یہ خاص نمبر حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ سے متعلق ہوگا۔ براہ کرم اپنی اولین فرصت میں اپنی نگارشات (کوئی مضمون، نظم، یادیں، واقعات یا تاثرات وغیرہ) ہمیں 15/اکتوبر 2011ء تک بھجوادیں۔

تمام مضامین دفتر مصباح لجنہ اماء اللہ پاکستان کے نام ارسال کئے جائیں۔

(ادارہ ماہنامہ مصباح)

درخواست دعا

مکرم عبدالخالق ناصر سولنگی صاحب مربی سلسلہ رفاہ عام سوسائٹی کراچی تحریر کرتے ہیں۔

مکرم تنویر احمد صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹنڈو الہیار 22 ستمبر 2011ء کو حادثہ کے نتیجہ میں زخمی ہوگئے۔ جبڑا بری طرح مجروح ہوا ہے۔ جبکہ ہونٹ پر بھی پندرہ ٹانکے لگے ہیں اس وقت لال بتی ہسپتال حیدرآباد میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے اور تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم علیم الدین صاحب دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بیٹے مکرم صلاح الدین صاحب لندن قریباً ایک ماہ سے بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خبریں

چین کا پاکستان کی مکمل حمایت کا اعلان

پاک امریکہ کشیدگی کے دوران چینی نائب وزیر اعظم منگ جیا ژو پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ پاکستانی حکام سے ملاقات کے دوران انہوں نے پاکستان کی یکجہتی، خودمختاری اور جغرافیائی سالمیت کے تحفظ کیلئے تمام اقدامات کی بھرپور حمایت کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ دنیا میں پاکستان واحد ملک ہے جو چین کے سدا بہار دوست کی حیثیت رکھتا ہے اور چین کسی قسم کے حالات میں بھی پاکستان کو تنہا نہیں چھوڑے گا۔ تمام شعبوں میں تعاون کیا جائے گا۔

لاہور ہائیکورٹ بار کی قرارداد لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن نے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ امریکہ کو منہ توڑ جواب دے اور نیٹو فورسز کی سپلائی لائن کو فوری طور پر معطل کرتے ہوئے چین کے ساتھ اپنے تعلقات کو مزید مضبوط اور مستحکم بنائے۔

پی آئی اے طیارے کا دوران پرواز انجن بند اسلام آباد سے کراچی جانے والی پرواز تباہ ہونے سے بال بال بچ گئی۔ پی کے 369 کا دوران پرواز انجن بند ہوگیا اور لائٹیں بھی آف ہو گئیں۔ جس سے مسافروں میں کھلبلی مچ گئی۔ انہوں نے خوف سے اذانیں دینا شروع کردیں۔ تاہم ملتان ایئر پورٹ پر ہنگامی لینڈنگ کے ذریعہ جہاز کو اتارلیا گیا۔ جہاز میں کئی ارکان پارلیمنٹ بھی سوار تھے۔

امریکا میں انتہائی غریب بچوں کی تعداد میں اضافہ امریکہ میں خط غربت سے نیچے زندگی گزارنے والے بچوں کی تعداد ڈیڑھ کروڑ سے تجاوز کرگئی۔ امریکہ کی نیوہیمپشائر یونیورسٹی کی طرف سے جاری رپورٹ کے مطابق غربت کا شکار بچوں کی تعداد میں اضافے کا باعث امریکی معیشت کی انحطاط پذیری ہے۔ غربت کے باعث یہ بچے نہ صرف تعلیم سے محروم ہورہے ہیں بلکہ کئی امراض کا شکار بھی ہورہے ہیں۔

100 ممالک کا جنگوں میں بچوں کا استعمال روکنے کا معاہدہ جنگوں میں شرکت کیلئے کمسن بچوں کی جبری بھرتی کی ممانعت کے عالمی معاہدے پر دستخط کرنے والے ممالک کی تعداد 100 ہوگئی ہے۔ معاہدے پر دستخط جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر کئے گئے اور کمسن بچوں کی جبری بھرتیوں کو روکنے پر اتفاق کیا گیا۔

مصر، اسرائیل اور اردن کی گیس پائپ لائن دھماکے سے اڑادی مصر میں اسرائیلی سرحد کے قریبی علاقے العریش میں پمپنگ اسٹیشن پر تین نامعلوم مسلح افراد نے فائرنگ کی۔ جبکہ فائرنگ سے قبل پائپ لائن کے قریب زوردار دھماکہ بھی ہوا۔ دھماکہ اور فائرنگ کے نتیجہ میں آگ بھڑک اٹھی اور 45 فٹ آگ کے شعلے دیکھے گئے۔ جس کے نتیجہ میں ایک شخص شدید زخمی ہوگیا۔ جبکہ تینوں ممالک کو گیس کی سپلائی متاثر ہوئی۔ اسرائیل اور اردن کو گیس کی فراہمی بالکل منقطع ہوگئی ہے۔ قدرتی گیس پائپ لائن پر فروری کے بعد یہ چھٹا حملہ ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 29 ستمبر

طلوع فجر	4:34
طلوع آفتاب	5:58
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	5:59

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا جس کے دوتین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہوجاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

سٹار جیولرز

سونے کے زیورات کا مرکز

حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

طالب دعا: تنویر احمد

047-6211524

0336-7060580

FR-10

Job opportunities in Skylite Communications Rabwah Office

POSITION	REQUIREMENTS
IT Professionals	Graduate/Master in computer science with 2 year experience
Graphic Designer	Photoshop, Corel Draw, InDesign, Internet knowledge
Web Designer	HTML, CSS, Dreamweaver, JavaScript
Sales Executives	Capable to communicate in American Accent, Internet knowledge

Gratuity and Medical facility are also provided

Skylite .communications

Send your CV on jobs@skylite.com OR contact at 0476215742,

Candidates who want to work online from home can also apply.

COSMEDERM LASER کوسمیڈرم لیزر

غیر ضروری بالوں کا مستقل خاتمہ ● ایشیائی جلد کیلئے جدید ترین مشین

Other Available Treatments acne acne scarring, fillersbotox, pigmentation, hair transplant

147-M Gulberg 3- Off Ferozepur Road Lahore

0321-4431936,By appt only

042-35854795

RWP Branch 0333-5221077

خالص سونے کے حسین زیورات

منور جیولرز

ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 047-6211883

پروپرائٹر: میاں منور احمد قمر 0321-7709883

رشید برادرز گولبازار ربوہ

Shop: 047-6211584

Rasheed uddin

0300-4966814

Hall: 047-6216041

Aleem uddin

0300-7713128

نیا سال ہم سب کو مبارک ہو ہمارے واسطے یہ سال رحمت ہو بشارت ہو

الرفیع بینکوئیٹ ہال

فل ائیر کنڈیشنڈ ● فیکٹری ایریا حلقہ سلام ربوہ ● تمام سہولیات کے ساتھ

ربوہ کا پہلا شادی ہال جس میں مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ ہال